بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ (۲۶)

قوم مہدویہ میں یوم عاشورہ کی اہمیت

مولفہ

حضرت افضل العلماء مولانا سید نجم الدین صاحب فنا مد فیوضہم صدر مجلس علمائے مہدویہ ہند

(باہتمام)

سید میراں صاحب بلڈنگ میٹریل سپلائر مشیر آباد

شائع کردہ:- ادارہ تبلیغ مہدویہ (۲۷۳-۶-۱)

جامع مسجد مہدویہ مشیر آباد حیدر آباد آندھرا پردیش

مطبوعہ : خورشید پریس چھتہ بازار حیدرآباد

طبع اول

۱۴۰۱ھ

۱۹۸۰ء

تعداد (2000)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

اَللّٰہُ اِلٰـھُنَـا مُحَمَّدٌ نَبِیُّنَـا

اللہ ہمارا معبود ہے محمدؐ ہمارے نبی ہیں۔

اَلقُرانُ وَالمَھدِیُ اِمَامُنَا اٰمَنّا و صَدَّقنَاہ

قرآن اور مہدی ہمارے امام ہیں ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے انکی تصدیق کی

اظہار

ادارہ تبلیغ مہدویہ کی چھبیسویں اشاعت پیش خدمت ہے گروہ مہدویہ میں دسویں محرم (یوم عاشورہ) کو نماز فجر کے ساتھ ہی "بولا چالا معاف" کروانے کا طریقہ جو زمانۂ قدیم سے رائج ہے اس کی حقیقت احکام خداوندی اور فرامین رسول مقبول کے عین مطابق ہے۔

بولا چالا معاف کروانے کے عمل صالح پر غیر مہدوی مشاہیر نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ مگر اس عمل صالح کی ادائیگی میں بھی ہمارے روایتی جوش و خروش میں کمی محسوس کی جا رہی ہے جبکہ یوم عاشورہ کی اہمیت مسلمہ ہے

کارکنان ادارہ تبلیغ مہدویہ دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مہدویوں کو رسول و مہدی کی تعلیمات پر عمل کرنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد ابوبکر

معتمد ادارہ تبلیغ مہدویہ مشیرآباد

المرقوم یکم محرم ۱۴۰۱ھ ہجری

مطابق ۱۰/ نومبر ۱۹۸۰ء

قوم مہدویہ میں یوم عاشورہ کی اہمیت

حسب احکام شرع شریف ہر مسلمان پر جو ذمہ داریاں اور جن کی ادائی اس پر واجب ہے، اُن کی دو قسمیں ہیں۔

ایک حقوق اللہ، دوسری حقوق العباد۔ مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ فرائض اور ان کے سوا تمام واجبات وسنن خالص اللہ کے حق ہیں، جن کا ادا کرنا بندہ پر واجب ہے۔ اور ان کا ترک کرنا گناہ ہے۔ اگر بندہ ان امور میں قاصر الحال ہو تو خدائے تعالیٰ اپنے حق کو معاف کرنے کا مختار ہے۔ وہ چاہے تو اپنے فضل وکرم سے بندہ کے گناہوں کو جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں معاف فرما دے۔

دوسرے وہ امور ہیں جو ایک مسلمان کی طرف سے دوسرے مسلمان پر واجب ہیں۔ اور جن کی پابجائی اس پر منجانب شارع علیہ السلام لازم و منحتم ہے۔ وہ حقوق العباد کہلاتے ہیں۔ ان کے بارے میں ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحقره التقوی ههنا ویشیر الی صدره ثلاث مرات بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم، کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه (رواه مسلم)

ترجمہ۔ یعنے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے [illegible] اعانت سے مایوس کرے نہ اس کی تکذیب [illegible] اس کی تحقیر و تذلیل کرے تین [illegible] سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ تقویٰ یعنے پرہیزگاری اور خدا کا ڈر یہاں ہے (دل [illegible] ٹھیک ہو جاتا ہے اور اگر دل میں کوئی خرابی ہو تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے) پھر فرمایا کوئی شخص [illegible] بھی شر پیدا کنندہ کہلایا جا سکتا ہے کہ اگر اس نے اپنے ایک مسلمان بھائی کی توہین کی ہو۔ فرمایا ایک مسلمان کا

خون اس کا مال اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے ۔"

اس فرمان واجب الاذعان کا خلاصۃ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر کسی جہت سے بھی ظلم نہ کرے۔ خواہ ظلم اس کے نفس پر کیا جائے یا اس کے مال میں چوری یا خیانت کرکے اس پر ظلم کے مرتکب ہوں یا اس کی عزت و آبرو پر حملہ کرکے اس کی دل آزاری اور دل شکنی کی جائے۔ غرض ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مطلقاً ظلم حرام ہے اور ظلم کی مذمت میں ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ

الظلم ظلمات یوم القیامۃ

"ترجمہ:۔ یعنے ظلم قیامت کے روز ظالم کے لئے تاریکیوں کا باعث ہے ۔"

بعض بزرگوں کا قول ہے کہ

لا تظلم الضعفاء فتکون من اشرار الاشقیاء

"ترجمہ:۔ یعنے کمزوروں پر ظلم نہ کرو ورنہ قیامت کے روز بدترین اشقیاء میں تمہارا حشر ہوگا"

شرعی ضابطہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے حقوق کو معاف فرما دیتا ہے لیکن حقوق العباد کو اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک کہ دنیا میں وہ لوگ خود معاف نہ کریں جن پر ظلم ہوا ہے یا جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اس مفہوم کو ایک حدیث میں ایک واضح مثال دے کر سمجھایا گیا ہے اور اس حدیث شریف پر تمام حقوق العباد کو قیاس کیا جا سکتا ہے

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایاکم والغیبۃ فانہا اشد من الزنا قالوا یا رسول اللہ کیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل قد یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفرلہ صاحبہا (شرح اربعین نووی)

ترجمہ:۔ یعنے تم غیبت سے دور رہو کیونکہ زنا سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ غیبت زنا سے بڑا گناہ کس طرح ہوئی۔؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کبھی زنا کا مرتکب ہوتا اور پھر توبہ کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ لیکن غیبت کو معاف نہیں کرتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ معاف نہ کرے۔"

کتاب مذکور میں ایک روایت یہہ بھی ہے کہ

یوتی العبد کتابه یوم القیامة فلا یری فیه حسنة فیقول یا رب این صلاتی وصیامی وطاعتی فیقال له ذهب عملك كله باغتیابك للناس ویعطی الرجل کتابه بیمینه یری فیه حسنات لم یعملها فیقال له هذا باغتیابك به الناس وانت لا تشعر

ترجمہ :- یعنے ایک آدمی کو قیامت کے روز اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا اور وہ اس میں ایک نیکی بھی نہ دیکھے گا۔ عرض کریگا کہ پروردگارا میری نماز میرے روزے اور میری وہ سب طاعتیں کہاں ہیں؟ حکم ہوگا تیری سب نیکیاں تو اس شخص کو دیدی گئیں جس کی تو نے دنیا میں غیبت کی تھی۔ ایک دوسرے شخص کو اس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ اس میں ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے دنیا میں نہیں کی تھیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ یہ نیکیاں ان لوگوں کی تجھے دی گئی ہیں۔ جنھوں نے دنیا میں تیری غیبت کی تھی اور تجھے اس کا علم نہ تھا۔

غیبت کے سوا تمام مظالم کی بھی یہی کیفیت ہے کہ جب تک مظلوم اس کو معاف نہ کردے ظالم کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتے۔ اور چونکہ قیامت کا دن "یوم الجزاء" ہے "یوم العمل" نہیں ہے۔ اس لئے وہاں برائی کے بدلے میں برائی کرنے کا موقع ہے۔ اور نہ وہاں ایک دوسرے کے ظلم کو معاف ہی کرسکے گا بلکہ یہ صرف مکافات کا دن ہے۔ اس لئے ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور مظلوم کے گناہ ظالم کے حوالے کئے جائیں گے

دنیا میں حقوق العباد کی رعایت نہ کرنے اور ناحق و ناروا کسی پر ظلم و زیادتی کرنے یا کسی کا واجبی حق غصب کر لینے اور اپنی شرعی ذمہ داری سے سبکدوش نہ ہونے کا مواخذہ نہ صرف آخرت میں "نقصانِ مایہ" یعنے اپنی نیکیوں کو برباد کر لینے کا موجب ہے بلکہ آخرت میں "شماتت ہمسایہ" یعنے سر محشر ذلت و رسوائی کا بھی باعث ہے۔ چنانچہ کسی کا مال سرقہ کر لیا جائے یا اس میں خیانت کی جائے تو قیامت کے روز اس بھری محفل میں جو فضیحت و رسوائی ہوگی ایک حدیث شریف میں اس کا منظر دکھایا گیا ہے۔ (شرح جامع صغیر للمناوی)

وفی حدیث اتق اللہ لا تاتی یوم القیامۃ ببعیر تحملہ علی رقبتک
لہ رغاء او بقرۃ لہا خوار او شاۃ لہا ثواج

"ترجمہ۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو اللہ سے ڈرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی کا اونٹ چوری کرو اور قیامت کے روز تم اس کو اپنی گردن پر اٹھا کر لاؤ اور وہ بلبلاتا ہے۔ یا گائے ہو اور وہ "بائیں بائیں" کرتی رہے یا بکری ہو اور وہ "میں میں" کر رہی ہو۔

صرف غیبت اور ان چند جانوروں کی چوری پر موقوف نہیں ہے اس کو شارع علیہ السلام نے مثال و نمونہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ بلکہ کسی مسلمان بھائی کی کسی قسم کی بھی حق تلفی کی گئی ہو۔ اس اس کو جسمانی و روحانی تکلیف پہونچائی گئی ہو یا اس کا مال چوری کیا گیا ہو تو مرنے سے پہلے اسی دنیا میں اپنے مظالم کو اس سے معاف کروانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ اس کے معاوضہ میں قیامت کے روز اپنی نیکیوں سے دست کش ہونا پڑے گا۔ اور میدانِ حشر میں ذلت و خواری مزید براں رہے گی۔

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر اسی مسئلہ شرعی کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ حقوق العباد کو بندوں ہی سے معاف کرانا چاہئے۔

چنانچہ روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہٗ جب پہلی مرتبہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنے حالات عرض کئے تو ارشاد فرمایا کہ

"گناہ خدائے تعالیٰ خود عفو خواہد کرد کہ غفور رحیم است اما گناہِ خلق از خلق عفو باید کنانید" (شواہد الولایت)

خلاصہ فرمان یہ ہے کہ "تم نے جو گناہ خدائے تعالیٰ کے کئے ہیں ان سے توبہ کرو وہ غفور رحیم ہے۔ خود معاف کردیگا۔ لیکن گناہِ خلق کو خلق ہی معاف کر سکتی ہے۔ تم سے جن جن لوگوں کے گناہ سرزد ہوئے ہیں جاؤ اور ان سے معاف کراؤ"

اس فرمانِ صداقت نشان سے بھی یہی ثابت ہو رہا ہے کہ حقوق العباد کو بندوں

سے معاف کرانا اشد ضروری ہے۔ اس فرمان کی تعمیل میں مہدویہ اس مسئلہ شرعی پر زیادہ پابندی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اس لئے تزکیۂ نفس، تقویٰ اور طلبِ دیدارِ الٰہی کی اور اس کے لوازم کی اعلیٰ تعلیم سے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے مشرف فرمایا ہے۔

اس مسئلہ کی مزید توضیح یہہ ہے کہ خدا و رسول نے جس کام کا حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے اس پر ہر مسلمان کو شارع علیہ السلام کی تصریح کے مطابق دل سے ایمان لانا زبان سے اقرار کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خواہ شارع کا حکم حقوق اللہ سے متعلق ہو یا حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو۔ دونوں صورتوں میں ایمانِ قلبی اور اقرارِ لسانی کے بعد شارع کے منشاء کے مطابق اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کا عمل شارع کے حکم یا منشاء کے خلاف ہو تو یہ قصورِ عمل ہے اس کی تلافی حقوق اللہ میں توبہ سے اور حقوق العباد میں بندہ کے معاف کرنے سے ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"غیبت کو خدائے تعالیٰ معاف نہیں کرتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ شخص معاف نہ کرے"

پس خدا و رسول نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ جس حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور جس ظلم و زیادتی سے منع کیا ہے، اگر کوئی مسلمان اس پر عمل میں قاصر رہے تو اس کی تلافی، معافی سے ہو سکتی ہے۔ اس کو اصطلاحِ مہدویہ میں "کہا سنا" یا "بولا چالا" معاف کرانا کہتے ہیں۔

یہہ الفاظ بہت جامع اور قصورِ عمل کے پورے خوبی و مطالب کو حاوی ہیں۔ ان کا معنیٰ یہہ ہے کہ

"ایک شخص دوسرے سے اپنے قصورِ عمل کا اعتراف کرتا اور درخواست کرتا ہے کہ اگر مجھ سے آپ کی کوئی حق تلفی ہوئی ہے یعنے اگر میں نے کسی وقت آپ کی برائی کی ہے، غیبت کی ہے، چغلی کھائی ہے یا میری

طرف سے آپ کو کسی قسم کی جسمانی یا روحانی تکلیف پہونچی ہے
یا آپ کا مال آپ کی اجازت کے بغیر میرے تصرف میں آگیا
ہے تو للہ معاف کیجئے"

اگرچہ کہ اس عمل خیر کے لئے کسی دن یا تاریخ کی تخصیص نہیں ہے اور توبہ کی طرح اس معافی کا وقت بھی آخر عمر تک ہے تاہم جس وقت بھی اپنے قصورِ عمل کا احساس ہو تو فوراً اس کی تلافی ضروری ہے۔

یہاں یہ امر واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے بعض مہینوں میں بعض ایام کو فضیلت و بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اور امتِ محمدیہ کے لئے تکفیر ذنوب اور تطہیر قلوب کا ان ایام و لیالی کو ذریعہ بنایا ہے۔ ان ہی ایام متبرکہ منجملہ یوم عاشورہ بھی ہے کہ بہت بڑی فضیلت و کرامت کا دن ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی دن پیدا کیا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول فرمائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دن آسمان پر اٹھائے گئے۔ کشتی نوح علیہ السلام ختم طوفان کے بعد "جودی" پہاڑ پر اسی دن ٹھہری۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نارِ نمرود سے حضرت یونس علیہ السلام بطن "حوت" سے حضرت ایوب علیہ السلام اسقام و آلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فتنۂ فرعون سے اسی دن نجات پائے۔

زمین و آسمان، جبال و بحار، لوح و قلم، عرش و کرسی اور تمام ملائکہ کی پیدائش اسی دن ہوئی اور نزول باراں (بارش) سب سے پہلے یوم عاشورہ کو ہوا۔ غالباً

ان ہی فضائل و مناقب کی بناء پر خدائے تعالیٰ نے امام انام مولائے اسلام سید الشہداء کربلا حضرت سیدنا الحسین رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کے لئے اسی دن یعنے یوم عاشورہ کو منتخب فرمایا۔ اور احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ قیامت بھی دسویں محرم کو واقع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت میں یہ واقعہ بھی ملتا ہے کہ آنحضرت نے مرض الموت میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کا قرض میرے ذمہ ہو یا میں نے کسی کی جان و مال یا عزت و آبرو کو نقصان پہونچایا ہو تو وہ اسی دنیا میں مجھ سے انتقام لے۔ اس فرمان پر مجمع پر ایک سناٹا تھا۔ تاہم ایک شخص اٹھا اور اپنے ایک معمولی قرضہ کا دعویٰ کیا۔ اور حضرت نے اس کی ادائی کا حکم دیا۔

بعض روایات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے اپنے اہل قافلہ سے معافی کا عمل فرمایا تھا۔ غالباً حضرت ہی کی اتباع میں یہ طریقہ مہدویہ میں جاری ہے اور اس دن کے فضائل و مناقب کی بناء پر اس عمل کو اس مبارک دن سے وابستہ کیا جاتا ہے

غرض اسی دنیا میں حقوق العباد کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کی جاتی ہے۔ پس یہ عمل نہایت ضروری اور خدا و رسول کے احکام کے عین مطابق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فرامینِ حضرت میراں سید محمدؑ جونپوری مہدی علیہ السلام

فرمودند ترکِ وجود را عملِ صالح

فرمایا ترکِ وجود عمل صالح ہے

فرمودند عزت ولذّت را بگزار ودم وقدم را نگہدار

فرمایا عزت اور لذّت کو چھوڑ اور دم اور قدم کی نگہبانی کر

فرمودند ایمان ذاتِ خدا است

فرمایا ایمان خدا کی ذات ہے

فرمودند طالب خاشاک غیر حق از دل بر کند

فرمایا طالب مولیٰ کو چاہئیے کہ غیر حق کے کچرے کو دل سے نکال دے

فرمودند وجودِ حیاتِ دنیا کفر است

فرمایا دنیاوی زندگی کا وجود کفر ہے

فرمودند ایمانِ ما ذاتِ اللہ وایمانِ شما ذکر اللہ

فرمایا ہمارا ایمان خدا کی ذات ہے اور تمہارا ایمان خدا کا ذکر

فرمودند ہر کہ بے ادب وبد دیانت وبے شرم ہرگز بخدا نہ رسید

فرمایا جو شخص بے ادب وبد دیانت وبے شرم ہوگا ہرگز خدا تک نہ پہونچے گا۔

مطبوعات ادارہ تبلیغ مہدویہ

١ ـ مہدیت کی ضیاء پاشیاں	مولفہ ـ حضرت محمد نورالدین صاحب عرفیؔ
٢ ـ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام (انگریزی)	" جناب سید علی اصغر صاحب بیچرار انگریزی
٣ ـ حضرت سید محمد مہدی علیہ السلام (نظم)	" جناب شیخ بابا صاحب
۴ ـ رسالہ لیلۃ القدر	" حضرت افضل العلماء سید نجم الدین صاحب مدظلہ
۵ ـ حضرت میاں مصطفیٰ گجراتیؒ	" جناب فقیر حافظ محمود شروانی
٦ ـ مختصر سیرت حضرت بندگی میاں شاہ نصرتؒ	" جناب ابوالحارث سید موسیٰ کلیم صاحب یداللہی
٧ ـ مقالات	" الحاج حضرت ابوالحرثان سید خوندمیر صاحب مشوری
٨ ـ رسالہ دعا	" حضرت مولانا سید اشرف صاحب شمسی
٩ ـ ہفت مسائل	" حضرت محمد نورالدین صاحب عرفیؔ
١٠ ـ اسلام ان انڈیاس ٹرانزیشن ٹو ماڈرنٹی (اقتباس بزبان اردو)	مترجم جناب سید حمید شمیم صاحب معتمد ادارہ
١١ ـ اسلام ان انڈیاس ٹرانزیشن ٹو ماڈرنٹی (اقتباس بزبان انگریزی)	مولفہ جناب ایم ـ اے کرندیکر صاحب
١٢ ـ رسالہ اقتداء	" حضرت افضل العلماء سید نجم الدین صاحب مدظلہ
١٣ ـ اعلائے کلمۃ الحق	" فقرائے مہدویہ کا اہم فیصلہ
١۴ ـ اسلامک سرچ (اقتباس بزبان انگریزی)	مصنفہ جناب عزیز احمد صاحب

۱۵۔ اسلامک سروے (اقتباس بزبان اردو)	مترجم جناب سید محمد صاحب مخصوص الزمانی
۱۶۔ اسلام ان انڈیا ٹرانزیشن نو ما دوڑنمی (اقتباس بزبان تلگو)	" جناب شیخ بابا صاحب
۱۷۔ حضرت سید محمد مہدیؑ (تامل)	" جناب ایم اے قاسم صاحب، غلام نبی صاحب اہل پالکونڈہ
۱۸۔ اعلائے حق	مولفہ حضرت پیر شاہ محمود صاحب نظامی اہل چن پٹن
۱۹۔ نقوشِ سفر	" حضرت سید نور محمد صاحب پیرزادہ اکیلوی اہل مجریدہ
۲۰۔ واقعاتِ شہادت حضرت الحاج میاں شہیدؒ	" جناب سید عبدالکریم صاحب یداللہی
۲۱۔ رپورٹ آمد و خرچ ادارہ تبلیغ مہدویہ مارچ ۱۹۶۸ء تا دسمبر ۱۹۶۹ء	ادارہ
۲۲۔ مہدویا انسٹیٹیوشنس	مولفہ ڈاکٹر محمد امام صاحب
۲۳۔ خاتم المرشدینؒ	مولفہ حضرت نور الدین صاحب عرفانی
۲۴۔ فاروقِ ولایت	" جناب شیخ چاند صاحب ساجد ایم اے ایم فل
۲۵۔ خورشیدِ رسالت	از جناب باقر منظور صاحب

آیندہ طبع ہونے والی کتابیں

حضرت سید مہدی علیہ السلام (کنڑی)
حضرت سید مہدی علیہ السلام (مراہٹی)
حضرت سید مہدی علیہ السلام (ہندی)

مولفہ
جناب محمد عبدالقادر رضا صاحب بلہکری

مہدوی موومنٹ
(ٹامل)

مترجم جناب کم آئی قاسم غلام نبی ہلیالکر

مسئلہ عشر
"قرآن اور حدیث کی روشنی میں"

مولفہ حضرت سید النصرت المجتہدی صاحب

حضرت سید محمد جونپوری انگریزی مولفہ۔ ڈاکٹر محمد قمرالدین صاحب

حضرت سید محمد جونپوری
اور
مہدوی تحریک

مولفہ
جناب سید اقبال احمد صاحب جونپوری

اراکین ادارۂ تبلیغ مہدویہ

دفتر جامع مسجد مہدویہ نمبر ۳-۶۷-۶-۱ مشیر آباد آندھراپردیش حیدرآباد

(۵۰۰۰۴۸)

نائب صدور	صدر
۱۔ سید علی متولی جامع مسجد مہدویہ	سید حمید شمیم نصرتی
۲۔ محمد صاحب	

معتمدین

۱۔ محمد ابوبکر ۲۔ محمد عبدالقادر بی اے

نائب معتمدین

محمد عمر چاند ـــــ محمد صدیق

خازن ـــــ سید محمد نواز

(انتظامی کمیٹی)

۱۔ سید عبدالقادر شکیب	۷۔ مرزا غلام محمد بیگ یم اے
۲۔ محمود خاں	۸۔ سید امیر محمد شمس بی ایس سی
۳۔ سید دلاور خوندمیری	۹۔ الحاج سید خاں
۴۔ سید عبدالوہاب اسحاقی بی اے	۱۰۔ سید میراں کنٹراکٹر
۵۔ سید یعقوب یم اے	۱۱۔ مرزا فاروق بیگ
۶۔ سید شہاب الدین بی کام	۱۲۔ سید محمد مخصوص الزمانی

۱۶ــــ محمد عبدالکریم